قربانی کے گوشت میں سے کچھ کھانا ضروری ہے ؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص مالی مشکلات کی وجہ سے خود قربانی نہ کرے بلکہ قربانی کے ایک حصہ کے برابر رقم کسی فاؤنڈیشن کو دیدے اور اس کی طرف سے قربانی کردی جائے ، لیکن وہ اس قربانی کا گوشت خود نہ کھائے ، بلکہ سارا گوشت صدقہ ہو جائے ، تو کیا اس کی قربانی صحیح ہو جائے گی ؟ یا اسے گھر لا کر گوشت کا ایک حصہ کھانا پڑے گا تاکہ اسے صحیح طریقے سے پورا کیا جا سکے ؟

جواب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

اپنے قربانی کے جانور کے گوشت میں سے کچھ کھا لینا سنت و مستحب عمل ہے ، حدیث پاک میں ہے کہ حضور سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالاضحیٰ والے دن بغیر کچھ کھائے عیدگاہ تشریف لے جاتے اور نماز کے بعد اپنے قربانی کے جانور کی کلیجی سے کھانے کی ابتدا فرماتے تھے ۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی ثابت ہے کہ جب آپ نے دو مینڈھوں کی قربانی کی تو اپنے غلام سے فرمایا کہ ان دونوں میں سے تھوڑا تھوڑا گوشت میرے کھانے کے لیے لے آؤ ۔ لیکن یہ صرف ایک مستحب و بہتر عمل ہے ، ضروری ہرگز نہیں ، لہذا اگر کوئی قربانی کے جانور میں سے کچھ بھی گوشت خود نہ کھائے بلکہ سارا کا سارا گوشت ہی صدقہ کردے جیسا کہ عام طور پر وقف قربانیوں میں ہوتا ہے کہ پورا جانور ، یا مکمل حصہ فقراء میں تقسیم کردیا جاتا

ہے، تو یہ بھی شرعاً جائز ہے اور اس سے قربانی پر کوئی اثر بھی نہیں پڑے گا، کیونکہ قربانی میں اصل قربت، جانور کا خون بہانا ہے، جب جانور کا خون بہا دیا جائے، تو اسی سے قربانی ہو جاتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے بعد اپنے قربانی کے جانور کے کلیجی تناول فرماتے، چنانچہ سنن کبری للبیہقی کی حدیث مبارکہ ہے: "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان يوم الفطر لم يخرج حتى يأكل شيئا، وإذا كان الأضحى لم يأكل شيئا حتى يرجع، وكان إذا رجع أكل من كبد أضحيته" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر والے دن گھر سے نہ نکلتے تھے، یہاں تک کہ کچھ کھا لیتے، اور عید الاضحیٰ والے دن کچھ نہ کھاتے تھے، یہاں تک کہ واپس تشریف لے آتے اور جب واپس تشریف لاتے تو اپنی قربانی کی کلیجی تناول فرماتے۔ (السنن الکبری للبیہقی، جلد 3، صفحہ 401، رقم الحدیث: 6161، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

مسند احمد کی حدیث مبارکہ ہے: "عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا ضحى أحدكم فليأكل من أضحيته" ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی قربانی کرے، تو چاہیئے کہ وہ اس قربانی میں سے کھائے۔ (مسند احمد، جلد 15، صفحہ 36، رقم الحدیث: 9078، مؤسسۃ الرسالۃ)

اس حدیث کی شرح میں علامہ عبد الرؤف مناوی علیہ الرحمۃ "التیسیر شرح الجامع الصغیر" میں ارشاد فرماتے ہیں: "(إذا ضحى أحدكم فليأكل) ندبا مؤكدا (من أضحيته) ومن كبدها أولى قال تعالى **فكلوا منها واطعموا البائس الفقير**" ترجمہ: جب تم میں سے کوئی قربانی کرے تو وہ اپنی قربانی میں سے کھائے، یہ تاکیدی طور پر مستحب ہے، اور جانور کی کلیجی کھانا زیادہ مناسب ہے، (اور قربانی کے جانور کا گوشت کھانے سے متعلق) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: پس تم اس میں سے کھاؤ اور محتاج فقیر کو کھلاؤ۔ (التیسیر شرح الجامع الصغیر، جلد 1، صفحہ 113، مطبوعہ ریاض)

اپنے قربانی کے جانور کے گوشت کو کھانا مستحب ہے، چنانچہ بدائع الصنائع میں ہے: "ویستحب له أن یأکل من أضحیته لقوله تعالی - عز شأنه - {**فکلوا منها و اطعموا البائس الفقیر**} [الحج: 28] وروي عن النبي - علیه الصلاة والسلام - أنه قال: إذا ضحی أحدکم فلیأکل من أضحیته ویطعم منه غیره. وروي عن سیدنا علي - رضي الله عنه - أنه قال لغلامه قنبر - حین ضحی بالکبشین یا قنبر خذ لي من کل واحد منهما بضعة وتصدق بهما بجلودهما وبرءوسهما وبأکارعهما،۔۔۔ ولو تصدق بالکل جاز ولو حبس الکل لنفسه جاز؛ لأن القربة في الإراقة" ملتقطاً۔ ترجمہ: اور قربانی کرنے والے کیلئے مستحب ہے کہ اپنی قربانی میں سے کھائے، اللہ عزوجل کے اس فرمان کے سبب: پس اس میں سے کھاؤ اور محتاج فقیر کو کھلاؤ۔ (الحج: 28)، اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی قربانی کرے تو وہ اپنی قربانی میں سے کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے۔ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے غلام قنبر سے فرمایا، جب دو مینڈھوں کی قربانی کی: اے قنبر! ان میں سے ہر ایک سے میرے لیے ایک ایک ٹکڑا لے آ، اور ان دونوں کی کھال، دونوں کے سروں، اور ان کی پنڈلیوں کو صدقہ کر دے۔۔۔ اور اگر کوئی سارا گوشت صدقہ کر دے تو جائز ہے، اور اگر سارا گوشت اپنے لیے روک لے تو بھی جائز ہے، کیونکہ اصل عبادت خون بہانے میں ہے۔ (بدائع الصنائع، جلد 5، صفحہ 80، 81، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

فتاوی عالمگیری میں ہے: "ویستحب أن یأکل من أضحیته ویطعم منها غیره۔۔۔ ولو تصدق بالکل جاز، ولو حبس الکل لنفسه جاز" ملتقطاً۔ ترجمہ: اور مستحب ہے کہ اپنے قربانی کے جانور کے گوشت کو کھائے اور دوسروں کو کھلائے، اور اگر سارا گوشت صدقہ کر دیا تو بھی جائز ہے اور سارا گوشت ہی اپنے لئے رکھ لیا، تو یہ بھی جائز ہے۔ (الفتاوی الھندیہ، جلد 5، صفحہ 300، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: "قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسرے شخص غنی یا فقیر کو دے سکتا ہے کھلا سکتا ہے بلکہ اوس میں سے کچھ کھا لینا قربانی کرنے والے کے لیے مستحب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ گوشت

کے تین حصے کرے ایک حصہ فقرا کے لیے اور ایک حصہ دوست واحباب کے لیے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لیے، ایک تہائی سے کم صدقہ نہ کرے۔ اور کل کو صدقہ کر دینا بھی جائز ہے اور کل گھر ہی رکھ لے یہ بھی جائز ہے"۔ (بہار شریعت، جلد3، حصہ15، صفحہ345، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-784

تاریخ اجراء: 19ذی الحجۃ الحرام1446ھ/16جون2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net